ابنِ اورمہ کہتے ہیں: میں متوکّل عباسی کے دورِ حکومت میں سر من رائے گیا اور سعید دربان کے پاس پہنچا، اس وقت متوکل نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو قتل کرنے کیلیئے دربان کے سپرد کیا ہوا تھا۔ چنانچہ جب میں سعید کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے کہا: تو اپنے معبود کو دیکھنا چاہتا ہے۔

میں نے کہا: پاک ہے وہ ذات جسے یہ ظاہری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔

اس نے کہا: وہی شخص جسے تم اپنا امامؑ سمجھتے ہو۔

میں نے کہا: مجھے انؑ کی زیارت سے کوئی انکار نہیں۔

اس نے کہا: مجھے ان کے قتل کرنے کا حکم مل چکا ہے اور میں کل اس حکم کو عملی جامہ پہناؤں گا۔(اس کے پاس ڈاک کا ہرکارہ بھی موجود تھا) پس جب یہ باہر چلا جائے تو تم اپنے امامؑ کے پاس چلے جانا، تھوڑی دیر کے بعد ہرکارہ باہر چلا گیا تو اس نے مجھے کہا: جاؤ۔

میں اس مکان میں پہنچا جہاں امامؑ مقید تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ کے قریب ایک قبر کھدی ہوئی ہے۔ میں نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا اور بے اختیار رونے لگ گیا اور مجھے پر سخت گریہ طاری ہوا۔

امامؑ نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟

میں نے عرض کیا: آپؑ کی یہ حالت دیکھ کر۔

امامؑ نے فرمایا: گریہ مت کرو، یہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

یہ سن کر مجھے سکون حاصل ہوا۔ امامؑ نے فرمایا: دو دن سے زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ خدا اس شخص کا بھی اور اس کے آقا کا بھی جسے تم نے دیکھا ہے، خون بہائے گا۔(انہیں قتل کر دیا جائے گا)۔ راوی کہتا ہے خدا کی قسم! ابھی دو ہی دن گزرے تھے کہ اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔

(میزان الحکمت، جلد 1، صفحہ 403)